© rasailojaraid.com

آگ

جناب احسان دانش

اس آگ سے دے پناہ یارب! — یہ آگ بڑی ہی پُر خطر ہے
ہے آبلہ پا، صبائے گلشن — ہر پھول میں حدت شرر ہے،
دھندلے ہوئے ہیں الاؤ لاکھوں — مجبُوئِل پہ ہواؤں کا سفر ہے
گرمی سے سُلگ رہی ہیں راتیں — سنولایا ہوا رُخ سحر ہے
آنکھوں میں لپک رہے ہیں لُوکے — سینوں کی متاعِ نوحہ گر ہے
وہ آگ بنا ہے جس سے ابلیس — ابنائے جنوں میں معتبر ہے،
ایماں کی چتاؤں کے دھوئیں سے — تاریک فضائے بام و در ہے۔
تپ تپ کے پگھل گئے عقائد — مقبول، شعورِ شعلہ ور ہے
اخلاق کے جل رہے ہیں خرمن — اشرار کا جوش باڑھ پر ہے۔
لوہے کی زباں پہ فیصلے ہیں — شعلوں کی اڑان چرخ پر ہے
ایٹم ہو کہ ماہِ سیر راکٹ — ان سب کا مدار آگ پر ہے!
ہے جس سے سیاہ چہرۂ علم — اس آگ کا روشنی میں گھر ہے
عاجز ہیں یہاں شہابِ ثاقب — پروازِ عقابِ شعلہ گر ہے۔
خود کار سلاحِ نو کا سہرا، — بیداریٔ عصرِ نو کے سر ہے
دنیا کو لپیٹ میں نہ لے لے — گردوں پہ جو آگ کا سفر ہے،
موجودہ معاشرے میں دانشؔ — شیطان کا کام کس قدر ہے؟
لیکن کوئی کہہ رہا ہے مجھ سے — شعلوں کی حیات مختصر ہے!!

© rasailojaraid.com